ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۱ | آمد مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — قادیان میں عہر — فی پرچہ ۲ر

نمبر (۲۰) — گورنمنٹ عہ — دیگر ممالک غیر مذاہب سے — ازافریقہ للعہ

مورخہ ۳۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶۔ مئی سنہ ۱۹۰۷ء

Digitized by Khilafat Library

کس چہ گویم باتو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آدے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور یہ عقد اخوت ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک [illegible]
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن سعد عین خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارش کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	لعہ
معاونین درجہ اول جن کو علاوہ کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے۔	صہ ر
معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے۔	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے ر
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پہ اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہیں ۔

شعر و سخن

(اکبر نجیب آبادی کی وہ نظم جو مصنف نے جلسہ تشحیذ الاذہان قادیان میں پڑھی)

خدا کی حمد انسان سے ادا ہونا ہے آسانی
نہیں ممکن کہ شمہ بھی بیان پر عقل انسانی

مگر ہے حکم یہ ہم کو کریں ہم شکر نعمت پر
ادائے شکر سے ہوتی ہے نعمت کی فراوانی

مرے پیارو مرے بچو مرے امی بھائیو تم کو
ضروری ہے کرو اب شکر نعمت ہائے رحمانی

محمد کی ہو اُمت میں جماعت میں ہو احمد کی
وہ احمد جو جہان میں آجکل ہے ظلِ سبحانی

مقدم دین کو دنیا پہ رکھنا جس نے سکھلایا
کیا اپنے غلامون کے دلون کو جس نے نورانی

دیا ہے جس نے صلح و آشتی کا درس ہم سب کو
بھلائے جس نے خونریزی کے منصوبے وہ پنہانی

مقابل جسقدر تھے اس کے سب نے ذلتین دیکھین
وہی رسوا ہوا جسنے نہ اُس کی قدر پہچانی

نہ اچھر کی تباہی میں کوئی نقطہ رہا باقی
مرا ہے سومراج ایسا نہ مانگا مرتے دم پانی

کہان ہے وہ الٰہی بخش جو کہتا تہا موسیٰ ہون
ہوئی طاعون کے طوفان مین کشتی جس کی طوفانی

چراغ الدین ڈوئی دہلوی لدھیانوی لیکھو
قصوری آتھم اسمٰعیل ہر اک دشمن جانی

جہان سے سب کے سب اپنی جگہ کو کر گئے خالی
جو ابتک کوئی زندہ ہے تو اُس کی مر گئی نانی

زبان ایسی کہاں سے لاؤن ہو شکر خدا جس کر
مرے پیارے کا ہر دشمن ہے وقفِ صد پریشانی

وہ میرا مہدیٔ برحق وہ میرا ہادیٔ کامل
وہ میرا باعث تسکین وہ میرا یوسف ثانی

وہ میری آنکھہ کی پتلی وہ میرے دل کی شادابی
وہ میری روح کی راحت وہ عیسیٰ میرا جانی

مٹایا کفر جس نے دور کی ظلمت ضلالت کی
مگر ان ظالمون نے قدر اسکی کچھہ نہ پہچانی

اسی کا فیض ہے یہ سب کہ ہم سب کی نگاہون مین
نظر آنے لگی ہر ایک دشواری بھی آسانی

اُسی کا فیض ہے یہ سب کہ یان تم جمع ہو سارے
کوئی ہندی کوئی سندہی کوئی تم مین ہے افغانی

بدایونی ہے کوئی اور نجیب آباد کا کوئی
کوئی ہے حیدرآبادی تو کوئی تم مین ملتانی

کسی کا ہے وطن کاشی تو کوئی کاشمیری ہے
ہے یاغستان کا کوئی تو کوئی تم مین ایرانی

غنیمت جان لو یہ وقت یہ صحبت یہ جلسے تم
کہان پہر جا کے دیکھو گے یہ شکلین ایسی نورانی

یہ نورالدین جو سر سے پاؤن تک نور مجسم ہین
وجود ان کا ہماری واسطے ہے فضل ربانی

انہین کے فیضِ صحبت سے ہزارون بن گئے عالم
ہوئی ان کی بدولت علم دین کی کیسی ارزانی

زمانہ بہر ترستا ہے انہین کے درس قرآن کو
میسر ہے جو تم کو آجکل از فیض رحمانی

یہ شہزادے جنہین ہم سب میان محمود کہتے ہین
ہے پیدا جن کی پیشانی سے اک فر جہانبانی

یہ ہین محبوب محبوب خدا کے ان کے آگے ہم
بھلا کر سکتے ہین کب دعویٔ زہد و خدا دانی

انہین کی ایک ادنیٰ سی توجہ سے یہاں اسدم
فرشتے جمع ہین یہ سب بشکل و وضع انسانی

یہ جلسہ ذہن کی تشحیذ جس کا خاص منشاء ہے
بہت چہپاؤ گے گر قدر اس کی کچھہ نہ پہچانی

بہت سے تم مین واقف ہین سمجھتے ہین وہ سب لیکن
بہت سون نے ابھی تک قدر اس کی کچھہ نہین جانی

یہان کا مدرسہ ہے اظہر و احمر اسے بھی بڑھکر
ہر اک مشکل سے مشکل فن یہان ہے آجکل پانی

عزیزو یہ بھی اک خوش قسمتی بیشک تمہاری ہے
کہ ہین استاد یان موجود کیسے کیسے لاثانی

چراغ فکر لیکر ڈہونڈ لو اب ساری دنیا مین
نہ ہرگز ہاتھہ آئیگا تمہین ان کا کہین ثانی

یہان کا ہیڈ ٹیچر کیا ہے گویا اک فرشتہ ہے
یہ مشکل ہے نظیر اس کی سے ملے تم کو بآسانی

(باقی دیکھو صفحہ ۹ پر)

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۹ بار	ایک ماہ ۴ بار	ایک بار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اسواسطے اس مین اِس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دھڑی سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھہ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان مین چہوڑ دینے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

۸۔ یہ اُجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑہایا جاویگا اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرین ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

۹۔ مینجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اُجرت واپس کر دے۔

۱۰۔ اشتہار صرف آخری صفحہ پر دئے جاوینگے جہان جہان مینجر مناسب سمجھے۔

۱۱۔ یہ امر ضروری نہین مگر دفتر کے واسطے موجب آسانی ہے کہ مشتہر صاحبان مفصلہ ذیل فارم پر دستخط کر کے اپنی رقم کے ساتھہ ارسال فرماوین۔ (۱۲) جو صاحبان ان شرائط کے ماننے سے انکار کرین ان کا اشتہار درج اخبار نہ ہوسکیگا۔

فارم درخواست اندراج اشتہار در اخبار بدر

بخدمت مینجر صاحب اخبار بدر۔ مین نے مفصلہ بالا شرائط کو پڑھ لیا ہے اور وہ سب مجھے منظور ہین میرا اشتہار اخبار بدر مین عرصہ ۔۔۔ کے لئے درج کیا جاوے جس کیواسطے مبلغ ۔۔۔ بذریعہ ۔۔۔ ارسال کو جاتے ہین۔

بقلم ۔۔۔ مورخہ ۔۔۔ مقام ۔۔۔

ڈائری

القول الطیّب

اظہارِ غیب ۵ مئی ۱۹۰۷ء۔ فرمایا۔ آج قرآن شریف کی آیت شریفہ فلا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول سے مجھے ایک نکتہ خیال میں آیا اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فرمایا ہے۔ کہ اس کے غیب کا اظہار سوائے برگزیدہ رسولوں کے اور کسی پر نہیں ہوتا۔ اس میں سوچنے کے لائق لفظ اظہار ہے۔ اظہار سے مراد یہ ہے کہ کھلا کھلا غیب کثرت کے ساتھ کسی پر کھولا جائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف متشابہات کے طور پر تھوڑا سا غیب تو گاہے گاہے کسی دوسرے پر بھی کھولا جاتا ہے۔ مگر اس میں محکم بات نہیں ہوتی اور اس کے واسطے شرط نہیں کہ جس پر کھولا جائے وہ مومن ہو یا کافر ہو۔ ہر ایک مذہب کے آدمی کو یہ حالت گاہے حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ کوئی تھوڑی سی بات مشتبہ یا غیر مشتبہ اس کو غیب سے مل جائے۔ یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ لیکن منع صرف اظہار علی الغیب کی ہے۔ اظہار کا لفظ اس کی کیفیت اور کمیّت پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی وہ غیب کی خبر مصفّی ہو شک اور شبہ سے پاک ہو اور دوسرا کثرت سے ہو جس سے ظاہر ہو کہ یہ خارق عادت اور معجزہ نما ہے اس آیت سے خود ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رسولوں کے سوائے دوسرے لوگوں کو بھی غیب کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے۔ مگر ان کو غیب میں اظہار کا رنگ نہیں ہوتا۔ اظہار کا لفظ ایک خاص امتیاز کو ظاہر کرتا ہے۔

متشابہات فرمایا۔ پیشگوئی میں کسیقدر اخفاء اور متشابہات کا ہونا بھی ضروری ہے اور یہی ہمیشہ سے سنت الٰہی ہے۔ ملاکی نبی اگر اپنی پیشگوئی میں صاف لکھ دیتا کہ الیاس خود نہ آئیگا بلکہ اس کا مثیل تو حضرت عیسیٰ کے ماننے میں اس قدر دقتیں اس زمانہ کے علماء کو پیش نہ آتیں۔ ویسا ہی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو پیشگوئیاں توریت اور انجیل میں ہیں وہ نہایت ظاہر الفاظ میں ہوتیں کہ آنے والا نبی آخر زمان اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہوگا اور شہر مکہ میں ہوگا تو پھر یہودیوں کو آپ کے ماننے سے کوئی انکار نہ ہو سکتا تھا لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ کہ ان میں متقی کون ہے جو صداقت کو اس کے نشانات سے دیکھ کر پہچانتا اور اس پر ایمان لاتا ہے۔

طاعونی موت فرمایا۔ مخالفین کا یہ اعتراض کہ بعض ہماری جماعت کے آدمی طاعون سے کیوں مرتے ہیں بالکل ناجائز ہے ہم نے کبھی کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی کہ ہمارے ہاتھ پر بیعت کرنیوالا کوئی شخص کبھی طاعون میں گرفتار نہ ہوگا ہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ اعلیٰ طبقہ کے لوگ اس قسم کی بیماری میں گرفتار ہو کر نہیں مرتے کوئی نبی صدیق ولی کبھی طاعون سے ہلاک نہیں ہوا۔ حضرت عمر کے زمانہ میں بھی طاعون ہوئی تھی مگر کیا حضرت عمر پر بھی اس کا کوئی اثر ہوا تھا۔ عظیم الشان صحابہ میں سے کوئی طاعون میں گرفتار نہیں ہوا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گذرا ہے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی طاعون میں مرا ہے ہاں اس میں شک نہیں کہ ایسی بیماری کے وقت بعض ادنیٰ طبقہ کے مومنین بھی گرفتار ہوتے ہیں مگر وہ شہید ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی کمزوریوں اور گناہوں کو اس طرح سے غفر کرتا ہے۔ جیسا کہ اُن جہادوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ساتھ کئے اگرچہ پہلے سے پیشگوئی تھی کہ ان جہادوں میں کفار جہنم میں گرائے جائیں گے تاہم بعض مسلمان بھی قتل کئے گئے۔ مگر اعلیٰ طبقہ کے صحابہ مثلاً حضرت ابوبکر حضرت عمر جیسیوں میں سے کوئی شہید نہیں ہوا۔ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے جنگ میں شہادت میں اعلیٰ درجہ کے لوگ شامل نہیں ہوتے۔ اسی طرح طاعون میں بھی اگر ہماری جماعت کا کوئی آدمی گرفتار ہو جائے تو یہ اس کیواسطے شہادت ہے اور خدا تعالیٰ اس کا اس کو اجر دیگا۔

مسیح بن باپ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ کیا یہ ضروری ہے کہ مسیح کو بن باپ مانا جائے۔ فرمایا۔ قرآن شریف سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے اور قرآن شریف پر ہم ایمان لاتے ہیں پھر قانون قدرت میں ہم اس کے برخلاف کوئی دلیل نہیں پاتے۔ کیونکہ سینکڑوں کیڑے مکوڑے پیدا ہوتے رہتے ہیں جو نہ باپ رکھتے ہیں اور نہ ماں۔ قرآن شریف میں جہاں اس کا ذکر ہے وہاں خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کے دو عجائب نمونوں کا ذکر کیا ہے۔ اوّل حضرت زکریا کا ذکر ہے۔ کہ ایسی پیرانہ سالی میں جہاں کہ بیوی بھی بانجھ تھی۔ خدا نے بیٹا پیدا کیا اور اس کے ساتھ ہی یہ دوسرا واقعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ایک اور قدرت عجیبہ کا نمونہ ہے اس کے ماننے میں کونسا ہرج پیدا ہوتا ہے۔ قرآن مجید کے پڑھنے سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بن باپ ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے کمثل آدم جو فرمایا اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس میں ایک عجوبہ قدرت ہے۔ جس کیواسطے آدم کی مثال کا ذکر کرنا پڑا۔

شہید کا جنازہ فرشتے پڑھتے ہیں ذکر تھا کہ بعض جگہ چھوٹے گاؤں میں ایک ہی احمدی گھر ہے اور مخالف ایسے متعصب ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی مر جائے گا تو ہم جنازہ بھی نہ پڑھیں گے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ ایسے مخالفوں کا جنازہ پڑھ کر احمدی نے کیا لینا ہے جنازہ تو دعا ہے۔ جو شخص خود ہی خدا کے نزدیک مغضوب علیہم میں ہے۔ اس کی دعا کا کیا اثر ہے احمدی شہید کا جنازہ خود فرشتے پڑھیں گے۔ ایسے لوگوں کی ہرگز پروا نہ کرو۔ اور اپنے خدا پر بھروسہ کرو۔

طاعون کس کو ہضم کر رہی ہے فرمایا۔ یہ نادان لوگوں کا غلط خیال ہے کہ طاعون ہماری جماعت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اگر طاعون سے کوئی آدمی ہماری جماعت کا شہید ہوتا ہے۔ تو یہاں تو خدا تعالیٰ ایک کی بجائے سو بھیج دیتا ہے۔ لیکن ہمارے مخالفوں کا یہ حال ہے۔ کہ ایک تو طاعون سے ہزاروں مر رہے ہیں وہ بھی ان میں سے کم ہو گئے اور جو زندہ ہیں ان میں سے ہزاروں نکل کر ہماری جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہماری جماعت تو دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور مخالفوں کی جماعت دن بدن گھٹ رہی ہے۔ پس ظاہر ہے کہ گھاٹے میں کون ہیں اور فائدے میں کون ہیں۔

آریہ سماج کا خاتمہ فرمایا۔ افسوس ہے کہ آریہ سماج نے ایسی بری راہ اختیار کی ہے جس کا انجام کسی صورت میں نیک نہیں ہو سکتا۔ اور اب ان کے لیڈر کو ہی جلاوطن نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ دراصل آریہ سماج ہی جلاوطن ہو گیا ہے اور اب اس کا خاتمہ ہے۔

سُنت جماعت کہاں ہے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک عمدہ نکتہ بیان کیا فرمایا۔ میں نے ایک سُنّی مولوی سے پوچھا کہ تم اہل سنت والجماعت بنتے ہو تمہارا امام کون ہے۔ اس نے کہا کہ گزشتہ ایک لوگ امام ہیں۔ میں نے کہا کہ امام تو ایک ہی ہوتا ہے اور وہ تمہارے درمیان کوئی نہیں اس واسطے تمہیں اہل سنّت والجماعت کہلانے کا کوئی حق نہیں۔

امام والی جماعت ایک ہی ہے اسوقت دنیا بھر میں ایک ہی مذہبی جماعت (احمدیہ) ہے جو اپنا ایک امام رکھتی ہے ورنہ تمام دوسری جماعتیں شخصی ہیں ان کا کوئی پیشوا نہیں۔ آپس میں قلوبھم شتّیٰ کا مصداق بن رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۶ - مئی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یکم مئی ۱۹۰۷ء (قریب عصر) یاتیک تحائف کثیرہ

ترجمہ - تیرے پاس بہت سے تحفے آئینگے -

۱۱ - مئی ۱۹۰۷ء - رؤیا - مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھا کہ وہ ہماری مکان مین ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہین - مین نے اپنے کسی آدمی کو کہا کہ مولویصاحب کو خاطرداری سے کہانا کہلانا چاہئیے انکو کوئی تکلیف نہو اس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے - واللہ اعلم کہ وہ دن نزدیک ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو خود رہنمائی کرے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے یہ بھی ایک الہام سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ آخر وقت مین انکو سمجھا دیگا کہ انکار کرنا انکی غلطی تھی اور یہ کہ مین اپنے دعویٰ مسیح موعود مین حق پر ہون - مگر معلوم نہین کہ آخر وقت کے کیا معنے ہین -

۱۲ - مئی ۱۹۰۷ء (یکشنبہ) ا - کشف - آج ایک شخص مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا - مگر مین اسکی شکل بھول گیا صرف یہ یاد رہا کہ وہ ایک سخت دشمن ہے جو اپنی تقریرون اور تحریرون مین گالیان دیتا ہے اور سخت بدزبانی کرتا ہے" بعد اس کے الہام ہوا

۲ - "بدی کا بدلا بدی ہے - اس کو پلیگ ہو گئی"

یہ پیشگوئی ہے یعنی اسکو پلیگ ہو جائیگی - پس مین یقین کرتا ہون کہ جلد یا کچھہ دیر کے بعد تم سن لوگے کہ کوئی ایسا سخت دشمن پلیگ کا شکار ہو جائیگا - اگر ایسا کوئی دشمن جسپر تمہارے دل بول اٹھین کہ یہ الہام کا مصداق ہو سکتا ہے - طاعون مین مبتلا نہ ہوا تو تمہارا حق ہے کہ تم تکذیب کرو -

۳ - بعد اسکے مجھے کہلایا گیا کہ ملک مین بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنیوالے نہین جب تک خدا اپنا قوی ہاتھہ نہ دکھلاوے" بعد اسکے الہام ہوا

۴ - "اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک مین پھیلیگی" ویل یومئذ للمکذبین

۵ - "کئی نشان ظاہر ہون گے"

۶ - "کئی بھاری دشمنون کے گھر ویران ہو جائینگے وہ دنیا کو چھوڑ جائینگے"

۷ - "ان شہرون کو دیکھہ کر رونا آئیگا"

۸ - "وہ قیامت کے دن ہون گے"

۹ - "زبردست نشانون کے ساتھہ ترقی ہوگی"

۱۰ - "ایک ہولناک نشان"

یعنی ان مین سے ایک ہولناک نشان ہوگا شاید وہی زلزلہ ہو جس کا وعدہ ہے یا آسمان سے کوئی اور نشان ظاہر ہو یا طاعون قیامت کا نمونہ دکھلاوے - پھر خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ

۱۱ - "میری رحمت تجھہ کو لگ جائیگی اللہ رحم کریگا" - واللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین -

۱۲ - اعینک - یعنی ہم اس قدر نشان دکھلائین گے تو دیکھتے دیکھتے تھک جائیگا -

۱۳ مئی ۱۹۰۷ء (دوشنبہ)

۱- لہ سَنُنْجِیْکَ ۔ سَنُعْلِیْکَ ۔ سَنُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا ۔

ترجمہ ۔ ہم عنقریب تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دینگے اور ہم تجھ کو ان پر غالب کر دینگے اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دینگے۔

لہ نوٹ ۔ چونکہ بعض دفعہ تازہ الہامات پتھر پر لکھوائے جانے کے سبب نیچے کی عبارت کا کچھ حصہ کٹوانا پڑتا ہے اس واسطے یہاں نو مریدین کے نام لکھوائے گئے کیونکہ اگر کوئی سطر اس ضرورت کے واسطے کاٹی جاوے تو دوسرے ہفتہ میں لکھی جا سکتی ہے لیکن دوسرے مضامین میں ایسا نہیں ہو سکتا ۔ ایڈیٹر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

پناہ بی بی ۔ علی پور ۔ ملتان
فتح بی بی اہلیہ سلطان عالم صاحب گوڑیا کہاریاں ضلع گوجرات
ضیاء الدین خان صاحب ۔ بہلول پور ۔ لائل پور
فتح محمد صاحب جمال پور ۔ ضلع کرنال
غلام سرور صاحب پولیس ہسپتال کامل پور
والدہ سید رحمت علی شاہ صاحب سرونہ ہوشیار پور
محمد حسن شاہ صاحب " " "
جان محمد صاحب " " "
علی بخش صاحب " " "
جہان خان صاحب ٹونڈی کہچروالی گوجرانوالہ
پیر چن شاہ صاحب علاقہ ٹنگ ڈاکخانہ بگسر ضلع جہلم
محمد یار صاحب امام مسجد " " "
گہولا " " "
محمد بخش صاحب " " "
کرم بخش صاحب " " "

نظام الدین صاحب ولد امام بخش صاحب موضع دگجرین ضلع گورداسپور
فضل کریم ولد عبدالکریم صاحب ساکن شاہ دیوالہ تحصیل و ضلع گجرات
زیور جان بنت فضل خان سکنہ کہچی ضلع ہزارہ
مسمات سلطان بی بی علاقہ ٹنگ ڈاکخانہ بگسر ضلع جہلم
مسمات بیگاں " " "
مسمات سرداران " " "
علی گوہر صاحب موضع اجہالہ تحصیل جھنگ
جلال الدین صاحب بدوملی
اروڑا ۔ موضع سوڈی ملتان
اللہ رکھا " "
نواب بی بی ۔ بدوملی سیالکوٹ
بیگم بی بی " "
غلام احمد صاحب مدرس اہل جوگی چیمہ سیالکوٹ
غلام قادر صاحب چک ۲۰۳ نہر کے نہر جہلم
رحمت خان صاحب " " "
محمد خان صاحب " " "

قادیان میں ایک ضروری جلسہ ہوا

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کی ہدایت اور ارشاد کے ماتحت ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء کو قادیان میں ایک عام جلسہ کیا گیا جس میں پنجاب کی موجودہ بے چینی کے متعلق اہل ملک کو نہایت مفید مشورہ دیا گیا اور گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات اور احسانات پر تقریریں ہوئیں ۔ سوائے آریوں کے سب شامل جلسہ ہوئے حسب تحریک شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم و تائید دیگر صاحبان حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اس جلسہ کے پریذیڈنٹ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی پلیڈر اس کے سکرٹری مقرر ہوئے سب سے اول سکرٹری صاحب نے اغراض جلسہ بیان کئے اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے ایک پُر زور تقریر میں اس امر کو ثابت کیا کہ اس موجودہ بے چینی کی اصل بنا ہندوؤں سے ہے اور زیادہ تر آریہ اس میں حصہ لیتے ہیں اور ان کا فعل گورنمنٹ کی احسان فراموشی اور محسن کُشی کے خوفناک جرم کا نتیجہ ہے اور عام طور پر مسلمانوں اور بالخصوص احمدی فرقہ پر جو گورنمنٹ کے احسانات ہیں ان کا ذکر کیا اس کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب نے قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کیا کہ گورنمنٹ کی اطاعت ہم پر فرض ہے اور فرمایا کہ اس مفسدہ کی اصل جڑ یہ ہے کہ ہندو قوم نے جب کہ خود خدا کے ساتھ بغاوت کی ہے اور اس حقیقی معبود کو چھوڑ کر کروڑوں پتھروں کے آگے سجدہ کرنا شروع کر دیا ہے ۔ تو گورنمنٹ کی ناشکری کرنا ان سے کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے اس قوم سے یہی امید ہو سکتی تھی ان کے بعد مولوی محمد ظہورالدین صاحب اکمل نے ایک نظم پڑھی جو کہ اسی جگہ جلسہ میں انہوں نے طیار کی تھی ۔

نظم

کریں شورش وفاداروں سے ایسا ہو نہیں سکتا
اولی الامرِ زمانہ کی اطاعت فرض ہے ہم پر
مسلمانوں کی سکھوں ہندوؤں کی دیکھ لی شاہی
ہمیں آرام حاصل ہے وہ اس ظلِّ حمائت میں
صحابہ نے نجاشی سلطنت میں جا پناہ پائی
امام پاک کی تعلیم جب یہ ہوتی رہتی ہے
خیالات جہاد و حرب سے اتنا تنفر ہے
کرے خونریزیاں آکر وہ بدامنی کا موجب ہو
خدا رحمت کرے عبداللطیفِ نیک طینت پر
سودیشی اک بہانہ ہے بغاوت کرنے کا یارو
مجازی محسنوں کو کیوں نہ چھوڑیں جب خدا چھوڑا
نکالے جائیں ملکوں سے پڑیں کچھ جیلخانوں میں
وہ پہلا مصرعہ دہرا کے اکمل بیٹھ جاتا ہے

تعلق شورہ پشتوں سے کچھ اپنا ہو نہیں سکتا
مبدل حکم قرآنِ معلی ہو نہیں سکتا
کوئی قیصر سے بڑھکر اپنا کسریٰ ہو نہیں سکتا
کہ اسلامی ممالک میں بھی ایسا ہو نہیں سکتا
بھی خواہ کوئی اپنا جز نصاریٰ ہو نہیں سکتا
تو پھر کچھ انحراف ان سے ہمارا ہو نہیں سکتا
کہ سننا ایسی باتوں کا گوارا ہو نہیں سکتا
کبھی اسلام میں ایسا مسیحا ہو نہیں سکتا
بغاوت کا مخالف اس سے اعلیٰ ہو نہیں سکتا
کہ سامان تجارت کچھ مہیا ہو نہیں سکتا
عمل ان بت پرستوں سے وفا کا ہو نہیں سکتا
سوا اس کے بغاوت کا نتیجہ ہو نہیں سکتا
کریں شورش وفاداروں سے ایسا ہو نہیں سکتا

اس کے بعد راقم نے ایک مضمون پڑھا اور اس کے اخیر میں ایک ریزولیوشن پیش کیا ۔ جو بتائید شیخ یعقوب علی صاحب و اتفاق مجمع پاس ہوا ۔ اس کے بعد شیخصاحب نے ریزولیوشن پیش کئے ۔ جو سب بالاتفاق پاس ہوئے ۔ خلاصہ ان تمام ریزولیوشنوں کا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے امام کے حکم کی اطاعت میں آریوں اور ہندوؤں کی شورش اور گورنمنٹ کے برخلاف مفسدہ پردازی سے بریت ظاہر کرتی ہے اور اس کو نہایت حقارت سے دیکھتی ہے اور گورنمنٹ نے اس پر جو انتظامی کارروائی کی ہے اس کو ضروری سمجھتی اور نظر تحسین سے دیکھتی ہے اور ہر جگہ کے احمدیوں کو تاکید کرتی ہے کہ سب اس پر عملدرآمد کریں اور کہ ان ریزولیوشنوں کی نقلیں گورنمنٹ میں اور اخبارات کو بھیجی جاویں

یہ تمام ریزولیوشن اور تقریریں اور مفصل رپورٹ جلسہ انشاء اللہ اگلے اخبار میں شائع ہونگے ۔

ذوق کی باتین

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتون کی طرف تین چار مہینہ خیال رکہہ کر مین نے یہ معلوم کیا ہے کہ جب کوئی پیشگوئی پوری ہو تو آپ نے کبہی نہین کہا کہ مین نے جو کہا تہا وہ پورا ہوا بلکہ یہی کہ خدا نے جو فرمایا تہا وہ پورا ہوا کبہی مین کا لفظ کسی نشان کے پورا ہونے پر نہین فرمایا۔

۲۔ حضرت اقدس کی کوئی اہم تقریر یا تحریر ہو عیسےٰ کی وفات کے ذکر سے خالی نہین ہوتی۔

ایسا ہی مین نے دیکہا ہے کہ حکیم الامتہ کی ہر ایک اہم تقریر مین ابوالانبیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ضرور ذکر ہوتا ہے اور ان کا نام لیتے وقت آپکے چہرے سے خاص قسم کے آثار ظاہر ہوتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو ان سے کوئی خاص نسبت ہے توحید کی محبت کا خاص ثبوت ملتا ہے۔

۳۔ روئے زمین پر کس سکول کے لڑکے ہین جو اول وقت پابندی کے ساتہہ نماز پنجگانہ ادا کرتے ہین اور حاضری بولتے ہوئے "لبیک" بولتے ہین جو بلحاظ اختصار و دلربائی پریزنٹ سر حاضر جناب سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

۴۔ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کے پورا ہونیکا ثبوت یہ بہی ہے۔ کہ دارالامان مین آجکل عربی۔ فارسی پشتو۔ انگریزی۔ اردو۔ پنجابی کئی زبانین بولی جاتی ہین۔ تکلف سے نہین بلکہ بولنے والون کی اصل زبان ہے۔

۵۔ مجہی مسٹر ابو سعید نے مجہے ایک کتاب دکہائی جس مین بیسیون قواعد تہے کہ انگریزی طرز پر کہانا یون کہانا چاہیئے اسوقت مجہے خیال آیا کہ اللہ اکبر ایک طرف یہ لوگ آزادی کا دم بہرتے اور مذہب کو ایک قید سمجہتے ہین دوسری طرف ایک معمولی روٹی کہانے کے لئے اس قدر پابندیان (اکمل)

تصدیق بذریعہ خواب

بہت سے لوگ اس قسم کے بہی ہین جنہون نے سلسلہ حقہ کی شناخت کسی رویا یا کشف یا الہام کے ذریعہ سے کی ہے۔ حضرت کی ڈاک مین اس قسم کے خطوط آتے رہتے ہین ان مین سے ایک تازہ خط جناب حوالدار فتح محمد صاحب چہاونی جہلم کا ہے وہ چاہتے ہین کہ ان کا خواب درج اخبار ہو۔ خواب یہ ہے کہ نما ہو۔ مشتہر یہ کہ حوالدار صاحب بہت سے مشکلات کے بعد آخر ایک کشتی مین سوار ہو گئے اور انکو ہاتف نے آواز دی کہ آفرین تمنے مردون والا کام کیا

اللہ تعالیٰ حوالدار صاحب کو اپنے فضل و کرم سے استقامت عطا کرے۔ آمین۔

گندہ مخالف کا انجام بد

ملک عامل شاہ صاحب ترنگ نی سے تحریر فرماتے ہین کہ اس جگہ ہمارا ایک عالم ہی سلسلہ کا سخت مخالف تہا اور اس کی گندہ مخالفت اس حد تک پہونچ چکی تہی کہ ہمنے اس سے بارہا مباہلہ کیواسطے طلب کیا کیونکہ دلائل کا سنانا اسے کام نہ آتا تہا اب اس کا انجام یہ ہے کہ پہلے تو اغلام مین پکڑا گیا اور پہر مرض تپ اور سرسام سے ہلاک ہوا۔

نظم

کعبہ ہے آرزو کا یہ قادیان ہمارا
سر چشمہ امان ہے دارالامان ہمارا

خلد برین ہمین ہے دنیا و دین ہمین ہے
وہ نازنین ہمین ہے آخر زمان ہمارا

ماہ جبین ہمین ہے دل کا مکین ہمین ہے
مہدی امین ہمین ہے ایمان و جان ہمارا

دین کے لگا کے بوٹے جنت بنانے والا
احمدؐ کے گلستان مین یہ باغبان ہمارا

دین محمدی کی تجدید کرکے اسنے
آباد کر دیا ہے یہ خانمان ہمارا

اپنی پڑی تہی سب کو دین کی نہ کچہہ خبر تہی
غمخوار دین کا آیا یہ دلستان ہمارا

شرق و غرب مین آکر دین کا بجایا ڈنکا
علم و عمل مین اکمل رطب اللسان ہمارا

ہو مہدی زمانہ عرفان کا اک خزانہ
ہے احمدؐ یگانہ یہ مہربان ہمارا

معہود ہے تو یہ ہے موعود ہے تو یہ ہے
مسعود ہے یہی ہے صاحب قران ہمارا

(سید محمد مسعود شاہ)

درخواست بیعت

ڈاکٹر فیض قادر صاحب کے فرمانے پر مفصلہ ذیل خط درج اخبار کیا جاتا ہے

بحضور جناب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ السلام علیکم

بعد آداب نیاز مندیانہ عرض خدمت اقدس ہون کہ مین نے صدق دل سے حضور کو امام وقت مانا ہے اور جناب کے جملہ دعاوی کو قبول کیا ہے۔ و نیز جملہ شرائط بیعت کو قبول کرکے دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ لہذا بذریعہ عریضہ نیاز شمولیت بیعت کا ملتجی ہون۔ انشاء اللہ بشرط زندگی و صحت جلد قدمبوسی حاصل کرونگا۔ عریضہ نیاز قبول فرما کر دعائے خیر کا ملتجی ہون۔ بخدمت جملہ احباب حاضرین سلام علیکم۔ ۲۰ جنوری ۱۹۰۷ء

مرسلہ نیاز خادم فیض الرحمان سکنہ موضع فیض اللہ چک حال ملازم ہیڈ ٹریژری کلرک ضلع منٹگمری

احمدیہ ریڈنگ روم لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی مفتی صاحب۔ السلام علیکم۔ چونکہ لاہور جیسے مقام مین جہان پنجاب کے تمام حصون سے طالب علم خصوصاً اور دیگر اشخاص عموماً آکر جمع ہوتے ہین۔ اشاعت اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واسطے احمدیہ ریڈنگ روم کی اشد ضرورت تہی اس لئے پچہلے سال ماہ جون مین اس کی کوپورا کرنے کیواسطے انارکلی مین خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل کے مکان کے نیچے ایک کمرہ مبلغ سات روپیہ ماہوار پر کرایہ لے کر وہان کتابین رکہی گئین چونکہ ہمارے پاس کوئی سرمایہ نہین تہا۔ اس واسطے ہمنے حضرت اقدس سے درخواست کی اور آپنے ازراہ کرم دو دو کاپیان ہر ایک کتاب کی مفت عنایت کر دین اور اسی طرح شیخ یعقوب علی صاحب نے بہی بہت ساری کتابین عطا کین۔ جزاھم اللہ احسن الجزا ماہواری اخراجات کے واسطے ہمین لاہور کے احباب نے مدد دی۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے لیکن ابہی تک تعداد کتب بہت کم ہے۔ اس واسطے اگر تمام احمدی بزرگان جو مصنف ہین۔ ازراہ کرم اپنی اپنی تصانیف کی دو دو جلدین احمدیہ ریڈنگ روم لاہور کے سکرٹری کے نام ارسال کر دیوین۔ تو کافی تعداد کتب کی بہم پہونچ سکتی ہے اور لاہور جیسے مقام مین جملہ کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی موجودگی از حد ضروری ہے اور اگر کوئی صاحب دوسری دینی کتب بہی ارسال فرماوین۔ تو وہ بہی نہائت شکرگزاری سے قبول کیجاوینگی۔ امید ہے کہ تمام بزرگان دین اس طرف توجہ فرماوینگے۔ والسلام

غلام دستگیر۔ جنرل سکرٹری احمدیہ ریڈنگ روم لاہور

المفتی

آجکل بعض اخبارون مین طاعون زدہ علاقہ سے باہر نکلنے کیمتعلق فتویٰ دریافت کیا گیا ہے اس واسطے اس کے متعلق ہم حضرت مسیح موعود کا فیصلہ بہی تحریر کر دیتے ہین۔

۶۸ طاعون زدہ علاقہ سے باہر نکلنا۔ یکم مارچ ۱۹۰۷ء

ایک دوست نے ذکر کیا کہ ہمارے گاؤن مین طاعون ہے۔ فرمایا کہ گاؤن سے فوراً باہر نکل جاؤ اور کہلی ہوا مین اپنا ڈیرہ لگاؤ۔ مت خیال کرو کہ طاعون زدہ جگہ سے باہر نکلنا انگریزون کا خیال ہے اور اس واسطے اس کیطرف توجہ کرنا فرض نہین یہ بات نہین طاعون والی جگہ سے باہر نکلنا یہ فیصلہ شرعی ہے گندی ہوا سے اپنے آپکو بچاؤ۔ جان بوجہکر ہلاکت مین مت پڑو۔ اور راتوں کو اٹہہ اٹہہ کر دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہ بخشواؤ۔ کہ وہ

احمدی لوگ گورنمنٹ کے برخلاف کسی شورش میں ہرگز حصہ نہ لیں یہ حضرت امام کا حکم ہے

چونکہ آجکل بعض نادان لوگ گورنمنٹ کے برخلاف بیہودہ شور برپا کرتے اور حکام کو تشویش میں ڈالتے رہتے ہیں اس واسطے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اعلان شائع کیا ہے جو علاوہ جدا تقسیم ہونیکے گذشتہ پرچہ بدر میں بھی شائع ہوچکا ہے اس کے علاوہ آپ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے جس کو سنکر حضرت نے پسند فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اُسے درج اخبار کیا جائے اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ انگریزی کے جو جو احسان ہم لوگوں پر ہیں وہ ہر ایک شخص پر ظاہر ہیں۔ ملک میں کیسی کیسی تباہیاں اور کس کس قسم کے فتنے برپا تھے۔ جن سے ہم کو اس گورنمنٹ نے بچایا اور محض خدا کا فضل تھا کہ اس نے ان مشکلات سے بچانے کے لئے جن میں کہ ہم سکھوں اور مرہٹوں کے ہاتھ سے مُبتلا تھے ایسی عادل سلطنت کو ہم پر حکمران کیا اور یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں کہ سکھوں کے زمانہ حکومت میں مسلمانوں پر کیسے کیسے ظلم کئے جاتے تھے۔ اذان کہنے اور نماز پڑھنے پر لوگ قتل کئے جاتے تھے اور مسلمانوں کے مذہبی احکام میں ہر قسم کی دست درازی کی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ قربانیوں کے موقعوں پر اگر کوئی مسلمان گائے کی قربانی کا خیال بھی کرتا تو نہ صرف وہ بلکہ اُس کے رشتہ دار اور دوست بھی سکھوں کی وحشیانہ تلوار سے زندہ نہیں بچ سکتے تھے۔ یہ تو پنجاب کا حال ہوا ہندوستان میں مرہٹوں نے غریب مسلمانوں کو ایسا ستار کھا تھا کہ ان کو اپنی مذہبی رسومات کا ادا کرنا ناممکن تھا۔ آئے دن یہی خطرہ لگا رہتا تھا کہ نہ معلوم کون کون سی آفت کا سامنا کرنا پڑے گا غرضیکہ کل ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت ایسی ناگفتہ بہ ہو رہی تھی۔ کہ اگر دنیاوی معاملات کو دیکھ کر اندازہ لگایا جاتا تو یقین کرنا پڑتا تھا کہ ایک یا دو صدیوں کے اندر نعوذ باللہ اسلام تباہ ہو جائیگا۔ مگر خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا اور اس کا ارادہ تھا کہ اس اندھیری رات کے بعد اسلام کیلئے ایک سورج چڑھا دے اور وہ وعدہ جو اس نے تیرہ سو (۱۳۰۰) سال پہلے نبی کریم سے کیا تھا اُس کو اس زمانہ میں پورا کرے چنانچہ اس نے اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے انگریزی گورنمنٹ کو ہندوستان پر متسلط کیا جس نے بڑی نیک نیتی اور خیر خواہی کے ساتھ ان فسادوں کو دور کیا جو کہ یہاں برپا تھے اور وہ مصائب جنمیں بندگان خدا مُبتلا ہو رہے تھے ان سے ان کو چھڑایا اور ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگوں کو ہر طرح کی مذہبی آزادی دی یہاں تک کہ عیسائی مذہب کو بھی جو کہ گورنمنٹ کا مذہب ہے وہی آزادی ہے جو کہ غیر مذاہب کو ہے اور اس گورنمنٹ کے سایہ کے نیچے ایک پادری کے مقابل میں ایک مسلمان ہر قسم کا انصاف پا سکتا ہے چنانچہ ۱۸۹۷ء میں پادری مارٹن کلارک نے مجھ پر قتل کا جھوٹا مقدمہ مسٹر ڈگلس صاحب ضلع کی عدالت میں قائم کیا اور ظاہر کیا کہ عبد الحمید نامی ایک شخص کو میں نے اس لئے امرتسر بھیجا تھا کہ وہ وہاں جاکر پادری صاحب کو قتل کرے چنانچہ اس کی تائید میں اس نے اپنے ناخنوں تک زور لگایا اور ہر قسم کے جائز اور ناجائز وسائل کو استعمال کیا۔ اور صاحب ضلع بہادر کو جو کہ خود عیسائی تھے۔ میری وہ تحریرات دکھا کر جو کہ میں نے وقتاً فوقتاً عیسائی مذہب کے برخلاف لکھی تھیں برافروختہ کرنا چاہا اور اس نے ان کو یہ دھوکہ دینا چاہا کہ میں گویا انگریزی گورنمنٹ کے برخلاف ہوں لیکن انہوں نے انصاف میں عیسائیت اور اسلام کے سوال کو الگ رکھا اور دیکھ لیا کہ مذہب کی مخالفت سلطنت کی مخالفت نہیں کیونکہ خود انگلستان میں بھی مختلف فرقہ ہیں جن کا الگ مذہب ہے اور سلطنت کے بارہ میں سب ایک ہی ہیں اور پھر انہوں نے میری مختلف کتابوں میں دیکھا۔ کہ سوائے گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت کی تعلیم کے اس کے برخلاف ایک لفظ بھی نہیں چنانچہ انہوں نے حق اور باطل میں تمیز کی اور جو کچھ حق تھا اس کے مطابق فیصلہ کیا اور اس بات کا قطعاً خیال نہ کیا کہ ایک مسلمان کے مقابلہ میں ایک عیسائی ہے اور یہ ان کا فعل پلاطوس کے فعل سے زیادہ دلیرانہ تھا۔ یہ واقعہ مشتے نمونہ از خروارے ہے ورنہ ہزاروں ایسے واقعات ہیں جن سے اس گورنمنٹ کی انصاف پسندی ثابت ہوتی ہے اور جن سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی انصاف کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے اور جب اس کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ سچ اس طرف ہے تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے اور ہرگز گوارا نہیں کرتی کہ کسی پر ظلم کیا جاوے۔ اور اپنی رعیت کے تمام فرقوں پر یکساں مہربان ہے اس کا شعار یہی ہے کہ زبردست زیردست پر ظلم نہ کرے وہ اپنی رعایا کی بہتری جس بات میں دیکھتی ہے اس پر نہایت ہوشیاری اور دانائی سے عمل کرتی ہے چنانچہ اگر اس موجودہ حالت کا سکھوں اور مرہٹوں کے زمانہ سے مقابلہ کیا جائے تو نور اور ظلمت کا سا فرق نظر آتا ہے اور ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس گورنمنٹ کو تمام ہندوستان کے لئے اور خاصکر مسلمانوں کے لئے ایک رحمت مجسم بنایا ہے اور میں نے ان حالات کو دیکھ کر ۲۸ سال سے یہ اپنا فرض سمجھ لیا ہے۔ کہ جب کوئی کتاب لکھتا ہوں تو اس میں مسلمانوں کو نہایت تاکید کرتا ہوں کہ جس طرح ہو اس گورنمنٹ کو خوش رکھیں اور اس کی اطاعت کریں کیونکہ اس کا سایہ ہمارے لئے ایک رحمت ہے، اور خدا کی رحمت کا کفران اس کی آئندہ رحمتوں کو بند کرتا ہے چنانچہ میری کوئی کتاب نہیں۔ جس میں گورنمنٹ سے وفاداری کرنے کی تعلیم نہیں اور یہی نہیں قریباً میرے ہر لیکچر میں بھی اس کا ذکر ضرور ہوتا ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ اس گورنمنٹ سے وفاداری کا برتاؤ کریں چنانچہ پچھلے دسمبر کے جلسہ میں بھی میں نے اپنی جماعت کو بڑے زور سے تاکید کی تھی کہ جس طرح ہو گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت کرو۔ کیونکہ اس کے سوا کسی اور گورنمنٹ کے ماتحت اس مذہبی آزادی سے رہنا جس طرح یہاں رہتے ہو بالکل ناممکن ہے۔ اور میرے ان خیالات کی ہندو آریہ وغیرہ سخت مخالفت کرتے ہیں مگر پھر بھی میں ان کی پرواہ نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کے اس حکم ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کو ہر وقت مدنظر رکھتا ہوں اور جب موقعہ پاتا ہوں۔ گورنمنٹ کی وفاداری کا بیج لوگوں کے دلوں میں بوتا ہوں۔ چنانچہ اس دسمبر کے جلسے میں بھی جس کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے۔ میں نے بہت کچھ کہا اور اس پر آریوں نے شور بھی بہت کیا لیکن میں نے پرواہ نہ کی اور اپنا فرض جا بجا ادا کیا اور میں نے یہ خیالات کہ گورنمنٹ سے وفاداری کرنی چاہیئے صرف ہندوستان میں ہی نہیں پھیلائے۔ بلکہ تمام بلاد عرب۔ مصر۔ افغانستان اور ایران میں بھی پھیلائے ہیں اور جہاں تک مجھ سے ہو سکا۔

مین نے یہ کوشش کی کہ ان تمام لوگون کے دلون کو جو کسی غلطی کی وجہ سے گورنمنٹ انگریزی سے بدظن ہو گئے ہین۔ بھیر دون اور ان مین یہ بات نقش کر دون کہ اس گورنمنٹ کی اطاعت رعایا کے ہر فرد بشر پر فرض ہے اور اس کے برخلاف جتنے خیالات تھے مین نے ان کا ابطال نہ صرف عقلی دلیلون سے کیا بلکہ مذہبی رو سے بھی ثابت کر دیا کہ اس گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہے چنانچہ خونی مہدی کا عقیدہ اور جہاد کا عقیدہ جو بعض کم فہم لوگون مین پھیلا ہوا تھا اس کو بڑی زور آور دلیلون سے مین نے توڑا اور ایک اشتہار عام شائع کیا۔ جس مین صرف جہاد کے مسئلہ کی نسبت قوی دلائل سے ثبوت دیا گیا تھا۔ کہ اب وہ وقت نہین اب اگر جہاد ہے تو یہ ہے کہ قلمون سے کام لو اور وہ اعتراضات جو غیر مذاہب والے اسلام پر کرتے ہین ان کا جواب دو اور تلوار کا جہاد آجکل ناجائز ہے۔ چنانچہ یہ عقیدہ پھیلانا اور عوام کو اس کی بابت تبلیغ کرنی کچھ آسان بات نہین تھی۔ چنانچہ سرحد پر ہماری سخت مخالفت کی گئی اور اس بات کا ثبوت کہ ہمنے کتنی کوشش اس مسئلہ کے پھیلانے مین کی ہے اس بات سے خوب ملتا ہے کہ مولوی عبدالرحمان جو ایک میرا مرید تھا افغانستان مین صرف اسی لئے شہید ہوا۔ کہ وہ جہاد کا منکر تھا اور پھر مولوی عبداللطیف جو لاکھون روپیہ کی جائیداد کا آدمی تھا صرف اس لئے شہید کیا گیا کہ میرا مرید اور جہاد کا مخالف تھا چنانچہ ان لوگون کی وہ شہادت خالی نہین گئی اور پاینیر کے ایک پچھلے آرٹیکل سے یہ بات صاف ثابت ہوتی ہے کہ سرحد پر میری تحریرات کا بہت کچھ اثر ہوا ہے چنانچہ راقم مضمون لکھتا ہے کہ میری تحریرات سے بڑھکر اور کوئی چیز نہین جس نے سرحدیون کے خیالات کو جہاد کے خلاف بدلدیا ہو چنانچہ وہ گورنمنٹ کو ان کے پھیلانے کے لئے تاکید کرتا ہے مگر میری یہ تمام کوششین محض بے واسطہ تھین اور مین اور کوئی دنیاوی غرض ان کے ساتھ شامل نہین۔ مین اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہون کہ اس گورنمنٹ کی اطاعت کرون اور لوگون کو اس کی ترغیب دون چنانچہ میری کوششون کا اثر پاینیر نے مانا ہے اور وقتاً فوقتاً انگریزی افسرون نے قبول کیا ہے اور مین نہ صرف جہاد کا ہی مخالف ہون بلکہ ان سٹرائکون کا بھی مخالف ہون جو کہ آجکل ہندوستان مین ہو رہی ہین اور ان تمام جلسون اور تقریرون سے نفرت کرتا ہون جو کہ گورنمنٹ کے کسی کام پر اعتراض کرنے کے لئے کئے جاوین چنانچہ مین ہمیشہ اپنے مریدونکو اس کی تاکید کرتا رہا ہون اور پچھلے دنون جو میڈیکل سکول مین سٹرائک ہوئی تھی۔ اس مین شامل ہونے سے مین نے ان لڑکون کو جو میرے مرید تھے روک دیا تھا اور وہ جو اس مین میرے بلا پوچھے شامل ہو گئے تھے حکم دیا تھا کہ وہ فوراً استادون سے معافی مانگین اور دوبارہ داخل ہو جائین چنانچہ سب سے پہلے داخل ہونے والے میرے ہی مرید تھے اور انہین کی دیکھا دیکھی اور لوگ داخل ہوئے۔ اور اس بات کی صداقت مختلف اخبارون سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ جنہون نے اس کا ذکر کیا تھا اور لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے اپنے مریدون کو سکول مین پھر داخل ہونے کا حکم دیا ہے اور وہان کے ذمہ دار افسرون سے بھی معلوم ہو سکتا ہے اور پھر علی گڈہ کے سٹرائک کے موقعہ پر بھی میرے مریدون نے حصہ نہین لیا۔ صرف عزیز احمد نے اس مین حصہ لیا اور چونکہ یہ بات میرے حکم کے خلاف تھی اس لئے باوجود اس کے کہ وہ میرا پوتا تھا۔ مین نے اس کو اپنی بیعت سے خارج کر دیا اور اس کے رشتہ وغیرہ کا کوئی خیال نہ کیا اور یہ سب اس لئے ہے کہ مین گورنمنٹ کے احسانونکو اس قدر دیکھتا ہون کہ اس کے برخلاف ایک قدم بھی اٹھانا حرام سمجھتا ہون اور خدا تعالیٰ کے منشاء کے برخلاف پاتا ہون چنانچہ آج کل جو کچھ شورش ہندوستان مین ہو رہی ہے اس مین حصہ لینے سے بھی مین نے اپنے مریدون کو روک دیا ہے اور صاف کہہ دیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے برخلاف کسی کارروائی کو ہم جائز نہین سمجھتے۔ خواہ وہ جہاد ہو یا سٹرائک یا کسی پولیٹیکل جلسہ کی شرکت۔ اور اب دوبارہ اعلان کرتا ہون کہ ہماری جماعت کے لوگ قطعاً اس فساد مین حصہ نہ لین بلکہ اگر گورنمنٹ کو ضرورت ہو تو اس کی مدد کرین۔ یاد رکھین کہ ان کی بیعت کی شرائط مین سے ایک ضروری شرط یہ بھی ہے۔ کہ گورنمنٹ سے ہر طرح وفاداری کرین اور یہ بھی انکو خیال رکھنا چاہئے۔ کہ ہمارا خاندان شروع سے گورنمنٹ کا طرفدار چلا آیا ہے ہمارے والد صاحب بھی اس گورنمنٹ کے وفادار تھے اور ایسا ہی ہمارے بڑے بھائی صاحب۔ چنانچہ اس وقت کے انگریزی افسرون کی چٹھیان جن سے ان کی وفاداری ثابت ہوتی ہے۔ اب تک موجود ہین اور کئی دفعہ ہم شائع کر چکے ہین اور انہون نے نہ صرف عام طور سے وفاداری کی بلکہ غدر کے خوفناک موقعہ پر بھی پچاس سوار اور انسی گھوڑے انگریزی سپاہ کی مدد کے لئے بھیجے اور اب ہمارا سلسلہ چونکہ اور رنگ کا ہو گیا ہے۔ ہم اس رنگ مین گورنمنٹ کے مددگار اور وفادار ہین اور اپنی ہر کتاب مین اس کی اطاعت کی تعلیم دیتے ہین پس ہمارے تمام مریدون کو چاہئیے کہ ایسے جلسون اور ایسی تقریرون کے سننے سے بچین جس مین گورنمنٹ کے خلاف کسی قسم کی بھی کارروائی ہو خواہ سٹرائک ہو یا گورنمنٹ کے قانون پر اعتراض ہون بلکہ دوسرے لوگون کو بھی سمجھانا چاہئیے کہ وہ بھی ایسی کارروائیون سے علیحدہ ہو جاوین ان کو یاد رکھنا چاہئیے کہ ہندوؤن سے ان کی کوئی صلح نہین جنگل کے درندون اور سانپون سے صلح ہونی ممکن ہے مگر ان کی مسلمانون سے نہین ہو سکتی یہ ہمارے نبی کریم کو سخت گالیان نکالتے ہین۔ پس ہم ان کی مجلسون اور ان کی سازشون سے الگ ہین۔ ہمین خدا کے فضل سے ان کے پنجہ سے گورنمنٹ نے بچایا تھا اور اب بھی اگر خدانخواستہ گورنمنٹ کا سایہ ایک دم کے لئے نہ ہو۔ تو یہ مسلمانون کو کچل ڈالنے کی کوشش کرین ان کی ظاہرہ دوروزہ خوشامدون پر نہ جاؤ کیونکہ وہ تمکو پھسلا کر تباہ کرنا چاہتے ہین خدا کا شکر کرو۔ کہ گورنمنٹ انگریزی کا سایہ تمہارے سرون پر ہے اور اس احسان کی قدر کرو۔ گورنمنٹ کی وفاداری اپنا فرض جانو کیونکہ اس مین خدا اور رسول دونون خوش ہین۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہین چشمہ مسیحی ۴ لغات القرآن ہر دو حصہ ۸ آنہ ۱۲۰۰ صفحہ)

سید عبد الحی صاحب عرب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک مین شائع ہونا نہائت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگون مین تقسیم کرین تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست مین وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک کو لازم ہے کہ قرآن شریف کی سمجھنے کیلئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا وہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہائت ضروری ہے۔ والسلام

بخدمت جمیع احباب جنکے بچے بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام میں رہتے ہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام اس بات کے شاکی ہیں کہ بورڈروں کے والدین یا ان کے ولی باوجود بار بار کی یاد دہانی کے پیشگی خرچ بورڈران کا نہیں بھیجتے جس سے انتظام میں سخت نقص واقع ہوتا ہے۔ اس شکائیت پر صدر انجمن احمدیہ کی مجلس ناظمہ نے مجھے یہ ہدائیت کی ہے۔ کہ میں آپ کی خدمت میں انجمن کی طرف سے عرض کروں کہ درحقیقت یہ امر بہت سی دقتوں کا موجب ہو رہا ہے اس وقت خدا کے فضل سے بورڈنگ ہوس میں سو سو کے قریب بورڈر ہیں اور ہزار روپیہ کے قریب ان کا خرچ ہے۔ اب آپ غور فرما سکتے ہیں کہ اس قدر کثیر خرچ کا انتظام بجز پیشگی وصولی کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایک پانچ دس آدمیوں کے کنبہ کا انتظام بدون موجودگی روپیہ نہیں ہو سکتا۔ تو سوا سو آدمی کی جماعت کثیر کا کیونکر انتظام ہو سکتا ہے۔ ایسی ایسی مشکلات کے لئے ہی بعض مدرسوں میں دو ماہ خرچ پیشگی جمع کرا لیا جاتا ہے مگر ہم ضرورت سے زیادہ آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتے اس لئے میں آپ کی خدمت میں انجمن کی طرف سے یہ التماس کرتا ہوں کہ نہ صرف بقایا گذشتہ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ بلکہ اگلے مہینہ کا خرچ پیشگی بھی پہلے ارسال فرما دیں اور آئندہ ہر ماہ کا خرچ پیشگی یکم تاریخ تک سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے پاس پہنچ جانا چاہئے۔ آپ صاحبان کی تھوڑی تھوڑی تکلیف کے اٹھانے سے انجمن بہت تکلیف سے بچ جائیگی۔

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہونی چاہیئے۔ نہ راقم کے نام

محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

کیا خریداران میگزین توجہ فرمائینگے؟

خط وکتابت کا ایک بڑا حصہ ابتک میرے نام پر یا ایڈیٹر کے نام پر ہوتا ہے جس سے نہ صرف میرا وقت ہی ضائع ہوتا ہے بلکہ خطوط کی تعمیل میں بھی دیر ہو جاتی ہے اسلئے التماس ہے کہ جملہ صاحبان ہر قسم کی خط وکتابت متعلق میگزین کو منیجر میگزین یا نائب ناظم میگزین سے کریں۔ البتہ اگر کسی مضمون کے متعلق خط وکتابت کرنی ہو۔ تو وہ ایڈیٹر سے کریں۔ خاکسار محمد علی از قادیان

۹ مئی سنہ ۱۹۰۷ع

(بقیہ نظم صفحہ ۲)

یہ وہ شیرِ علی شیرِ نیستانِ ہدایت ہے
ہو زہرہ شیرِ گمراہی کا جس کے سامنے پانی

مضامین ایسے ایسے اس نے لکھے ہیں جرائد میں
پڑی عیسائیوں کو جن سے اکثر مات ہی کھانی

یہ سرورشاہ وہ سرور تمہارا ہے کہ دنیا میں
بڑی شہرت ہوئی ہے کوئی اس کا ہو گا ثانی

انہیں پر کیا ہے جتنے ہیں وہ سب لائق ہیں فائق ہیں
ہر اک استاد اپنے فن میں اپنا خود ہے ثانی

ادب میں نیضی وعلامی بھی سے بڑھکر ہیں
بہت ہے شاعری میں رشکِ فردوسی وخاقانی

دکھاؤ حوصلہ اپنا کر دو تم توڑ کر کوشش
بس اپنا مشغلہ رکھو کتب بینی سبق خوانی

تمہاری سی فراغت ہے نہ اطمینان حاصل ہو
ہمیں ہو جسمیں اب مشکل نہیں ہے ان میں آسانی

خزانہ علم کا جو کوئی اپنے پاس رکھتا ہے
اُسکو ہو میسر دہر میں اعزاز سلطانی

جہاں میں علم کی جوہر ہے کیا نسبت جواہر کو
ہو دو کوڑی کا آگے علم کے لعل بدخشانی

اگر غفلت میں کھویا تمنے یہ وقت گرانمایہ
تو ساری عمر بھر کرنی پڑیگی اشک افشانی

نہ حق کبھی حق میں تم کسی کے چھوڑنا ہرگز
ہو اکمہ تی ہے مردوں کی ہمیشہ بات مردانی

مری بھونچے رہنا ذرا بے حیا خوشامد کر
یہ عادت ہے حمیت کی نہایت دشمن جانی

خوشامد غیر سے چاہو نہ غیر دنگی کرو ہرگز
خوشامد سے ہی خوش ہونا نہایت سخت نادانی

تمسخر کی وبا پھیلی ہوئی ہے تو جوانو میں
گماں میں کہ جنکی عقل پہ ہے پھر گیا پانی

تمسخر کی بدولت ہوتے ہیں فتنے بپا اکثر
چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

بری عادت ہے غصہ کی درندہ پن نہیں اچھا
جو آئے غصہ بیجا تو پی لو گھونٹ شیریانی

زنا سے اور چوری سے بچو اے نوجوانو! تم
ہمیشہ ہوتے ہیں رسوا جہاں میں سارق وزانی

خدا منصوبہ بازی سے بچائے آگ بلا ہے یہ
درختِ عشق سے پہچان ہے ہر بچہ جس کی پیچانی

چغلخوری کی عادت بھی کمینہ پن کی عادت ہے
ہے نامردی کسی سے دل میں رکھنا بغض پنہانی

حسد کی جس کو عادت ہے جو دل ہی دل میں جلتا ہے
تو اس بد دل کو آخر ہوتی ہے حاصل پشیمانی

بہادر کو حسد کرتے ہوئے دیکھا نہیں ہرگز
زنانہ پن کی خصلت ہے نہیں عادت یہ مردانی

تکبر کو پھٹکنے دو نہ اپنے پاس تک ہرگز
تنفر چاہیئے اس سے کہ یہ عادت ہے شیطانی

یہ دنیا چند روزہ ہے کرو کچھ فکرِ دیں یارو
کہ نامیدانِ محشر میں نہ حاصل ہو پشیمانی

بچا ہے موت کے ہاتھوں سے کوئی بھی بتاؤ تو
ملا ہے خاک کے اندر میں دیکھو ماہ کنعانی

نمونہ احمدیت کا بنو کوشش کرو بیحد
بناؤ سہتے ہوں اپنی ہر سختی کو آسانی

اگر تم رہگئے جاہل اگر تم ہو گئے کاہل
تو پھر تم کو پڑیں گی دشمنوں کی جوتیاں کھانی

دکھاؤ دشمنوں کو ذرا البطالِ باطل میں
کہ تمکو دیکھکر ہو جاوے دنیا محوِ حیرانی

تمہیں ہو مردِ میدان بتیغِ دلائل آخر
تمہاری ہی جہاں میں ہوگی اکدن آفرین خوانی

بڑھو بڑھکر قدم رکھو کرو میدان پر قبضہ
نہ جلنے پائے ہاتھ میں دشمن کے ہرگز گوئے چوگانی

کرو آب دین کی خدمت میں وہ کوشش کہ دنیا میں
تمہارا ہر عدو ہو جائے آخر محوِ حیرانی

دیانندی ہو عیسائی ہو یہودی دہریہ ہو بھو
بہت سے ہیں جہاں میں اب تمہارے دشمنِ جانی

نہیں غیروں ہی پر موقوف اپنے ہی مخالف ہیں
مسلماں نام کو گویا ہیں سب غم ہائے پنہانی

نہ دب جانا کہیں ان دشمنوں سے یاد رکھنا یہ
کہ تم پر بیٹھتے ہیں دانت یہ غولِ بیابانی

بھلا کب تک رہنگے دشمنوں سے لڑتے بھڑتے ہم
قضا تو ہے ضروری ہر کسی کو ایکدن آنی

ہمیں جب دفن کر آؤ گے اپنے ہاتھ سے یارو
دکھاؤ گی تمہیں سیفِ قلم کی پھر تو برانی

ہمارا جسم اندر قبر کے ہو جائیگا مٹی
ہماری روح ہوگی داخلِ فردوسِ رضوانی

تو پھر ڈھونڈو گے تم ہمکو کرو گے یاد رو رو کر
مگر ہمکو نہ پاؤ گے کرو گے اشک افشانی

کہے دیتا ہوں میں تم سے کہ کر لو ہو سکے جو کچھ
بڑھاپے میں نہ پاؤ گے یہ فرصت عہدِ شبابی

کروں کیا دہر کا ہوں سے مہلت ہی نہیں ملتی
وگرنہ تمہیں بہت باتیں ضروری ہیں سمجھانی

تمہیں معلوم ہو رانو کو بھی راحت نہیں ملتی
دکھاؤں خاک کیا اپنی تمہیں پھر میں سخندانی

اگر دو چار دن بھی مجھکو اطمینان حاصل ہو
تو پھر دیکھو مری طبع رواں کی گوہر افشانی

کرو کچھ قدر اس مل بیٹھنے کی بھائیو آخر
سنوگے پھر کہاں جاکر یہ اکبر کی خوش الحانی

ایک سوال اور اس کا جواب

چونکہ ہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم کی تفسیر میں کہا کرتے ہیں کہ مسیح باوجود دوبارہ آنے کے اگر قیامت کے دن اپنی لاعلمی جتلائیگا۔ تو یہ بارگاہ الٰہی میں جھوٹ ہوگا اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ مسیح دوبارہ نہیں آئے گا اس پر ایک مولوی صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ لاعلمی کا اظہار تو سب انبیاء کریں گے۔ چنانچہ اس آیت میں یوم یجمع اللّٰہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا اسی طرح مسیح بھی کہدے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انک انت علام الغیوب سے ظاہر ہے۔ کہ یہ اس زمانے کی نسبت ہے جن میں وہ رسول جنہیں معبود بنایا گیا ہے۔ موجود نہ تھے۔ تو جب یہ سوال ہوگا۔ کہ تم کیسے کچھ قبول کئے گئے۔ تو وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں انا کنا عن عبادتہم غافلین۔ مسیح علیہ السلام اگر دوبارہ آئیں۔ تو وہ یہ عذر نہیں کر سکتے کیونکہ وہ جو کچھ انہیں دنیا میں بنایا گیا ہے آگر بن گئے اور ایسی قوم کو دیکھ گئے جو انہیں خدا کہتی ہے۔ مگر دوسرے انبیاء کی "لاعلمی" درست ہے کیونکہ انکو اپنے معبود بنائے جانے کی خبر نہیں۔ اگر ہم یہ تخصیص نہ کریں۔ تو قرآن مجید میں اختلاف ثابت ہوتا ہے جو ممکن نہیں کیونکہ دوسری جگہ فرمایا ہے۔ کہ انبیاء اپنی اُمتوں کی گواہی دینگے۔ (الحکم)

نظم

ڈوئی مردود مر گیا کیسا
ہے مسیحا کا معجزہ کیسا

حق وباطل میں فرق دیکھتے ہیں
پھر بھی کرتے ہیں مضحکہ کیسا

حق سے منکر ہیں حق کو چھوڑتے ہیں
پردہ عقلوں پہ پڑ گیا کیسا

موت آتھم کی گر نہیں کافی
یہ نشان ہے کھلا کھلا کیسا

مرے مہدی خبر مری لیجے
ہوں مریض شکستہ پا کیسا

نرخ اشیاء

سوال پیش ہوا کہ بعض تاجر جو گلی کوچوں مین یا بازار مین اشیاء فروخت کرتے ہین ایک ہی چیز کی قیمت کسی سے کم لیتے ہین اور کسی سے زیادہ کیا یہ جائز ہے۔

فرمایا۔ مالک شے کو اختیار ہے کہ اپنی چیز کی قیمت جو چاہے لگاوے اور مانگے لیکن وقت فروخت تراضی طرفین ہو اور بیچنے والا کسی قسم کا دہوکہا نہ کرے مثلاً ایسا نہ ہو کہ چیز کے خواص وہ نہ ہون جو بیان کئے جاوین یا اور کسی قسم کا دغا خریدار سے کیا جاوے اور جہوٹ بولا جاوے اور یہ بھی جائز نہین کہ بچے یا ناواقف کو پاکر تو دہوکا دیکر قیمت زیادہ لے لے جس کو اس ملک مین "لگّا" لگانا کہتے ہین۔ یہ ناجائز ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک قابل تقلید نمونہ

اخبار بدر و الحکم کے ذریعہ احمدی احباب تک یہ خبر پہونچ چکی ہو کہ مسجد مبارک کے لئے وہ زمین خریدی گئی ہے جو مسجد سے متصل ہے اور جس کا مدت سے انتظار ہو رہا تھا اور یہ بھی اطلاع دی جاچکی ہے کہ مبلغ للعمار اس زمین کی قیمت ہے اور للعمــ۲۰۰ــہ روپیہ کے قریب مسجد مبارک کی تعمیر پر خرچ ہوگا یہ وقت ہے کہ احمدی احباب فراخدلی اور عالی حوصلگی سے کام لے کر اس کار خیر مین قدم بڑہا کر فاستبقوا الخیرات پر عمل کرنیوالون مین داخل ہو جاوین۔

اس چندہ کی تحریک کرتے ہوئے مجھے اس بات کے اظہار کی بھی خوشی ہے کہ جماعت نے اس طرف ایک حد تک توجہ کی ہے اور بعض مخلصون نے قابل تقلید نمونے دکھائی ہین انہین سے دو نمونے مین اس جگہ آپکے سامنے پیش کرنا چاہتا ہون اول الذکر میان محمد حسن صاحب دفتری دفتر میگزین قادیان ہین جنہون نے پہلے حسب استطاعت نقد چندہ مین حصہ لیا۔ پھر اس کے بچے رحمت علی نے خواب مین دیکھا کہ میرے والد یعنی میان محمد حسن صاحب مذکور نے میری مرحومہ والدہ کا بقیہ زیور مسجد کے چندہ مین دیدیا ہے۔ اس پر میان محمد حسن نے تمام زیور اسی روز مسجد مبارک کے چندہ مین دیدیا جو ایک غریب انسان کی طاقت سے بڑھکر ہے۔

دوسری مثال جو مین پیش کرنا چاہتا ہون وہ میان حشمت اللہ صاحب احمدی ساکن شاہجہان پور خدمتگار ڈپٹی کمشنر تیزپور آسام ہیں جنہون نے مبلغ ۵۰ روپیہ اس مبارک چندہ میں عطا فرمائے ہین گو یہ رقم کسی امیر کے لئے بہت بڑی رقم نہین مگر ایک خدمتگار کیلئے بہت بڑی رقم ہے یہ کوئی معمولی کام نہین اور نہ کوئی دنیادار کرسکتا ہے یہ ان لوگون کے کام ہین جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنی جان ومال کی کوئی پرواہ نہین کرتے۔ ان دو مثالون سے میری یہ مراد ہے کہ کوئی اور رقم وصول نہین ہوئی کیونکہ بعض احباب اور بھائیون نے بھی بڑی ہمت سے کام لیا ہے۔ مثلاً حافظ غلام رسول صاحب وزیرآباد نے یکصد روپیہ عطا کیا ہے جماعت لاہور نے اس فنڈ مین آٹھ سو روپیہ کے قریب جمع کیا ہے اسی طرح خود قادیان دارالامان کی جماعت نے بھی پانسو روپے کے قریب جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ مگر مندرجہ بالا مثالین بہت قابل قدر ہین اور یہ اسلئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ شاید کسی دوسرے بھائی کے لئے تحریک کا باعث ہو۔ والسلام

عبدالرحیم محرر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

اعلان عام

صدر انجمن احمدیہ ذمہ دار نہین

قادیان سے جسقدر تحریکین سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام سے ہوتی ہین وہ قومی اور سلسلہ کی تحریکین ہین جنکے لئے صدر انجمن احمدیہ ہر طرح ذمہ وار ہے لیکن چونکہ یہان بعض ذاتی اور شخصی کام بھی ہو رہے ہین جن کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے نہین اور نہ انجمن مذکور ان کے نفع و نقصان کی ذمہ وار ہے۔ ایسی صورت اور حالت مین جو تحریکین اخبارات کے ذریعہ یا کسی اور صورت سے کی جاوین وہ شخصی اور ذاتی ہونگی ایسا ہی بعض لوگ یہان کے بعض اشخاص کے ذاتی کامون یا کارخانون مین شراکت کرتے ہین یا کرنا چاہتے ہین چونکہ صدر انجمن احمدیہ اس قسم کی شراکتون کی ذمہ دار نہین ہے۔ اسلئے انجمن نے اپنے اجلاس مین یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ تمام احمدی احباب کو مطلع کیا جاوے کہ جو لوگ قادیان مین کسی خاص شخص کے کسی ذاتی کام مین یا کسی کارخانہ مین کسی دنیوی غرض کے لئے شراکت کرنا چاہیں وہ ہر طرح کی سوچ بچار کے بعد شراکت کیا کرین کیونکہ اگر اس طرح کی شراکت سے کسی کو کوئی نقصان پہونچا تو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام یا صدر انجمن احمدیہ اس کی ذمہ وار نہ ہوگی اور نہ ان معاملات مین حضور علیہ السلام کا یا صدر انجمن احمدیہ کا کوئی تعلق یا دخل ہوگا۔

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

احمدی احباب کی خدمت مین ایک ضروری التماس

بعض دفعہ یہ ضرورت پڑتی ہے کہ بیرونجات مین ہر جگہ احمدیون مین ایک بات پہونچائی جاوے ایسے موقعہ پر جو تکالیف ہوتی ہین ان کا تو کیا ذکر یہ ممکن ہی نہین کہ اطلاع سب کو ہو سکے اس غرض کے لئے یہ تجویز کی گئی تھی کہ جہان جہان احمدی احباب ہون وہان احمدی جماعت کی انجمن بھی ہو۔ پھر جو دیہات کی انجمنین ہون ان کا تعلق تحصیل کی انجمن سے ہو اسی طرح تحصیل کی انجمن کا ضلع کی انجمن سے تعلق ہو۔ پھر اضلاع کی انجمنون کا صدر انجمن احمدیہ قادیان سے تعلق ہو۔ اگر کسی ضلع کی انجمن کے لئے ضلع ہیڈ کوارٹر مناسب نہ ہو تو اس ضلع مین کوئی اور مناسب جگہ ہیڈ کوارٹر ہو سکتا ہے۔ مثلاً گورداسپور کے ضلع مین قادیان دارالامان ہے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے پہلے یہ اعلان شائع کیا گیا تھا کہ جہان جہان احمدی انجمنین ہین وہ اپنے قواعد اور عہدہ داران وغیرہ سے اطلاع دیں تاکہ جہان جہان انجمنین نہین۔ وہان تحریک کرکے انجمن قائم کی جاوے مگر افسوس اس پر کسی نے بھی غور نہین کیا اس اعلان کے بعد ہمین اس قسم کا ایک خط بھی نہین ملا۔ لہذا اب پھر صاحبان کی خدمت مین عرض کی جاتی ہے۔ کہ اس التماس پر غور فرماوین اور ضرور اطلاع دین کہ فلان فلان انجمن ہے اور اس کے فلان فلان عہدہ دار ہیں اور یہ اغراض ہیں۔

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

لغات القرآن

ہر دو حصہ۔ قریباً گیارہ سو صفحہ کی کتاب عرب صاحب عبد الحی نے نہایت محنت اور جانفشانی سے لکھی ہے ہر صفحہ پہ ایک کالم مین عربی اور ایک کالم مین اس عربی کا ترجمہ ہے اپنے قسم کی پہلی کتاب ہے جو اس رنگ مین خدمت قرآن کیواسطے اس ملک مین لکھی گئی ہے جو لوگ عربی زبان نہین جانتے ان کیواسطے نہ صرف لغت کی کتاب ہے بلکہ عربی زبان کے سیکھنے مین مدد دینے والی ایک ریڈر بھی ہے تخفیف شدہ قیمت عہ پر دفتر بدر سے ہر دو جلدین مل سکتی ہین۔

رسید زر

۱۱۹ شیخ علی بخش صاحب — سے
۱۲۱۳ ۔ میاں عبد العزیز صاحب — سے
۲۳۴ ۔ سید محمد علی صاحب — سے
۶۱۲ ، محمد ابراہیم صاحب — عہ
۱۳۰۶ عطاء اللہ خان صاحب — سے
منشی احمد علی صاحب — سے
۵۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب — عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں نظام الدین صاحب بنگہ نواں شہر جالندھر
مسمات جیندہ ۔ بنگہ نواں شہر جالندھر
مسمات تائکی 〃 〃 〃
مسمات صاحب جان 〃 〃 〃
گلاب الدین صاحب زرگر بن باجوہ گجرات
نواب ۔ مہدی پور ۔ رعیہ سیالکوٹ
کبیر الدین محمد الیف ۔ اے کوہمی صلع پور کٹک
اہل وعیال میاں احمد علی صاحب احمدی ۔ شہر سیالکوٹ
مسمات جنت بی بی 〃 〃
مسماۃ حاجرہ بی بی 〃 〃 〃
مسماۃ زہرہ بی بی 〃 〃 〃
غلام احمد صاحب 〃 〃 〃
نذیر احمد صاحب 〃 〃 〃
غلام فاطمہ 〃 〃 〃
کیم بی بی ۔ شکار ۔ گورداسپور
کریم بخش صاحب 〃 〃 〃
حکیم عبد الغفور صاحب رائے کوٹ لودیانہ
میاں خیر الدین صاحب 〃 〃
مسمات بہاگ بھری ڈنگہ گوجرات
اہلیہ حافظ کر[illegible]م دین صاحب
محمد امین صاحب پٹواری حلقہ باہر وال کڑیانوالہ ۔ گوجرات

ظہیر الدین صاحب لکھیم پور کھیری اودھ
قطب الدین صاحب مدرس جیند
عبد العزیز صاحب 〃 〃 〃
سوندھی صاحب 〃 〃 〃
دختر 〃 〃 〃
عبد الحکیم صاحب سارجنٹ درجہ اول ڈیرہ افغانان ضلع گورداسپور
مسمات زینب اہلیہ عبد الخالق صاحب موضع متھیانوالہ چک نمبر ۱۴۱
خیر النساء شاہدرہ لاہور
مہر النساء 〃 〃 〃
اقبال بیگم 〃 〃 〃
سردار بیگم 〃 〃 〃
نواب بیگم 〃 〃 〃
میاں عبد الرحمان صاحب 〃 〃
عبد الرحیم صاحب 〃 〃 〃
اہل وعیال میاں اللہ دتا صاحب شاہدرہ لاہور
زینب اہلیہ مولوی محمد دین صاحب شاہدرہ لاہور
مختار احمد پسر مولوی محمد دین صاحب شاہدرہ لاہور
مسمات بڈھی اہلیہ مولوی احمد دین صاحب شاہدرہ ۔ لاہور
جنت بی بی اہلیہ میاں سراج الدین صاحب شاہدرہ لاہور
عائشہ و ہاجرہ بنت سراج الدین صاحب شاہدرہ لاہور
حکم الدین صاحب پسر سراج الدین صاحب شاہدرہ ۔ لاہور
مہتاب ۔ کھیوہ باجوہ کلاس والہ سیالکوٹ
دوگادا 〃 〃 〃
قاضی فضل کریم 〃 〃 〃
عبد الکریم صاحب رفوگر سامانہ ریاست پٹیالہ
اہلیہ شیخ نور احمد صاحب وکیل دہرم کوٹ رندھاوا

مسمات غلام فاطمہ دہرم کوٹ رندھاوا
سعد اللہ صاحب ذیلدار و نمبردار موضع آرہ کولگام کشمیر
میاں غلام حسن صاحب نقشہ نویس شاہدرہ صدر
ملک مقرب خان صاحب ضلعدار نہر ڈویژن فیروز پور
محمد دین صاحب بددملی
امام الدین صاحب 〃 〃
چراغ الدین صاحب 〃 〃
اللہ دین صاحب 〃 〃 〃
مولا بخش صاحب حجام چانگریاں پہلورہ سیالکوٹ
حیات محمد صاحب 〃 〃 〃
نظام الدین صاحب 〃 〃 〃
محمد دین صاحب 〃 〃 〃
علم الدین صاحب 〃 〃 〃
امیر بخش صاحب 〃 〃 〃
رلدو 〃 〃 〃
لہنا نمبردار موضع سکھانا لودیانہ
فاطمہ، شریف احمد، عزیز فاطمہ، امۃ اللہ، لطیفاً — اہل بیت منشی عبد الرحمن صاحب کپور تھلہ
فضل کریم صاحب کھیوہ باجوہ سیالکوٹ
اسلام خاتون زوجہ ملک کرم داد خان صاحب وزیر آباد محلہ باوچیاں
اللہ داد صاحب پریم کوٹ حافظ آباد
خدا بخش 〃 〃 〃
بہاول 〃 〃 〃
خوشی محمد 〃 〃 〃
مھدا 〃 〃 〃
جنت 〃 〃 〃
رمضان 〃 〃 〃
الٰہی بخش 〃 〃 〃
رمضان 〃 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃 〃

لہنا حافظ آباد پریم کوٹ
جیونا 〃 〃 〃
ہیلو 〃 〃 〃
لنگہ 〃 〃 〃
ولی داد 〃 〃 〃
غلام احمد صاحب ٹھوارہ سیالکوٹ
پیراندتا صاحب 〃 〃 〃
سلطان علی صاحب 〃 〃 〃
فضل احمد صاحب 〃 〃 〃
عمر الدین صاحب 〃 〃 〃
نقیر محمد صاحب 〃 〃 〃
مسمات راج بی بی 〃 〃 〃
مسمات بیگم بی بی 〃 〃 〃
نبی محمد صاحب میانی گھوگھاٹ بھیرہ
نظام الدین صاحب کورٹ انسپکٹر میانوالی
امیر خان صاحب نمبردار پلوارہ لودیانہ
احمد خان صاحب 〃 〃 〃
برکت خان صاحب 〃 〃
مولا بخش صاحب 〃 〃
غلام حسن صاحب گوپلپور جہلم
احمد الدین صاحب 〃 〃
محمد دین صاحب 〃 〃 〃
لعل 〃 〃 〃
رمضان ۔ دہیر کے کلاں گوجرات
امام الدین صاحب 〃 〃 〃
احمد دین صاحب 〃 〃 〃
اللہ دتا صاحب 〃 〃 〃
دوگادا 〃 〃 〃
نواب ۔ کھیوہ باجوہ سیالکوٹ
گلاب 〃 〃 〃
عمر الدین 〃 〃 〃
اہلیہ کرم الٰہی صاحب کھجور والی گوجرانوالہ
میاں محمد اعظم صاحب کبیر والہ ملتان
عیدا ولد بوٹا ۔ ڈہامہ لاہور حال موضع ستے کے تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
اللہ دتا طالب علم حسن پور ۔ ملتان

برکت علی طالب علم حسن پور ملتان
ولی محمد صاحب گھیانہ جھنگ
سید گلزار حسین احمد خان بھیرہ ضلع شاہ پور
کرم الٰہی ولد محمود پناہ صاحب کھجور والی ضلع گوجرانوالہ
لعل صاحب سلہوکے
پسران ملی ادرحمہ شاہ پور
مسمات فضلاں بی بی 〃 〃 〃
روشن 〃 〃 〃
محمد 〃 〃 〃
علی محمد 〃 〃 〃
مہر داد ۔ ویروالہ سیالکوٹ
نظام الدین صاحب 〃 〃
صالح محمد صاحب عمدر شاہ پور
گہنا خان صاحب 〃 〃
نھیے خان صاحب 〃 〃
منشی عطاء محمد صاحب مرغز صوابی پشاور
اشرف 〃 〃
اکبر علی سپروائزر صاحب ناگدا جنکشن ریلوے اندرگڑھ راجپوتانہ
اہلیہ 〃 〃 〃
محبوب علی پسر احمد شاہ صاحب خانپور سرہند پٹیالہ
غلام رسول صاحب سلمان ودانہ ۔ کوہاٹ
اے ۔ کے ۔ ایم پیر محمد رنگون
کے ۔ احمد صاحب ۸۱ رائفل اسٹریٹ رنگون
مسمات دولی سٹروعہ ہوشیار پور
مسمات جیوی 〃 〃 〃
سراج دین صاحب شاہدرہ لاہور
سید محمد صاحب 〃 〃
مسمات بھولی زوجہ امام الدین صاحب ظفروال ۔ سیالکوٹ
علی نعمہ صاحب چونڈہ سیالکوٹ
کرم الدین صاحب قلندرہ [illegible]

اہلیہ کریم الدین صاحب قلندرہ [illegible]
عبد الغفور 〃 〃 〃
عبد الحسن صاحب 〃 〃 〃
عبد اللہ صاحب 〃 〃 〃
بہاؤ الدین صاحب موضع [illegible] ضلع منٹگمری
مسمات راج بی بی شاہ محمد ٹھوارہ سیالکوٹ
نور بیگم ۔ شاہ محمد ٹھوارہ سیالکوٹ
سردار بیگم 〃 〃 〃
سردار بی بی بددملی 〃 〃
کریم بخش صاحب [illegible] گڈھ دہلی
غلام علی صاحب [illegible]
نظام الدین صاحب گھٹیالیاں سترہ سیالکوٹ
غلام رسول صاحب گھٹیالیاں سترہ سیالکوٹ
حسین بخش صاحب 〃 〃 〃
گلاب 〃 〃 〃
خیر الدین صاحب متھانوالہ ملک یار چک نمبر ۱۱ ڈاکخانہ اروڑی ضلع لائلپور
شیر محمد صاحب 〃 〃 〃
فتح محمد صاحب 〃 〃 〃
حسن محمد صاحب 〃 〃 〃
غلام رسول صاحب 〃 〃 〃
غلام نبی صاحب 〃 〃 〃
مسمات حسین بی بی 〃 〃 〃
مسمات ولایت بی بی والدہ پیر محمد صاحب تخت ہزارہ ۔ بھیرہ ۔ شاہ پور
مسمات عائشہ بی بی اہلیہ پیر محمد صاحب تخت ہزارہ ۔ بھیرہ ۔ شاہ پور
مسمات بخت بھری ہمشیرہ پیر محمد صاحب تخت ہزارہ ۔ بھیرہ شاہ پور
محمد بخش صاحب تخت ہزارہ بھیرہ
خدا بخش صاحب 〃 〃 〃
بڈھے خان صاحب سٹروعہ ہوشیار پور
[illegible] 〃 〃
مسمات [illegible] علی پور ملتان

مصنفین کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہو

گیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت صہ

مجلد ۵عہ۔ درثمین مجلد ۱۰ر غیر مجلد ۸ر سے ملیگی۔

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامتہ۔ یہ کتاب ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے بت ہے۔ قیمت ۸ر

لغات القرآن حصہ اول وحصہ دوم مکمل ہماری دوست سید عبد الحی عرب صاحب نے نہایت محنت سے لغات وتفسیر کی کتابوں سے مدد لیکر یہ کتاب تیار کر کے قوم پر احسان کیا ہے۔ مشکل الفاظ قرآنی کے معانی بہت عمدگی سے بیان کئے ہیں اور ساتھ ہی وہ آیت بھی لکھدی ہے۔ ایک کالم میں عربی دوسرے میں اردو ترجمہ ہے عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہے حجم صفحہ ہے حضرت اقدس نے اسے پسند فرمایا ہے احباب جو قرآن مجید سے محبت رکھتے ہیں۔ اسے ضرور خریدیں۔ قیمت عہ

حیرت کی حیرانی حصہ اول مصنفہ منشی عبد العزیز صاحب اس میں مرزا حیرت کی بیہودگیوں کا ذکر ہے کہ جو وہ مہدی بنتے میں سچ ہی۔ پھر انہی کی کتابوں سے اس کی تردید بیان کی ہے۔ عجیب دلچسپ کتاب ہے قیمت ۵ر

حیرت کی حیرانی حصہ دوم حضرت اقدس کے متعلق جو کچھ مرزا حیرت نے اپنے پرچہ میں لکھا یہ اس کا دندان شکن جواب ہے کہ خود اسی کی عبارتوں سے اس کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۴ر۔ دونوں کتابوں کے جواب کے لئے ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپ کر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کارخیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ر۔ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

المشتہر۔ عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

خدمت قرآن

اہل اسلام۔ بندہ اگرچہ ایک ہندو ہے تاہم دیانند اور دہرمپال کی کتابوں میں جب بے ادبی قرآن پاک کیگئی ہے اس کے دیکھنے سے جوش انصاف اور خوف ایزدی سے خیال ہوا کہ ایسی باتوں کے بد اثر سے ہندو اور مسلمانوں میں جنگ و فساد برپا نہ ہو کیونکہ بندہ قرآن مجید اور وید اور بائبل وغیرہ کو خدا کا کلام ماننے والا ہے ... نیز بندہ نے ان آیات قرآنی کو جن پر کہ دیانند سرسوتی نے اعتراض کئے وید کے منتروں سے تطابق لفظی و معنوی دکھلا کر ظاہر کیا ہے کہ اگر قرآن مجید پر اعتراض ہے تو سب سے اول ویدوں پر اعتراض ہے اور دو ضخیم کتابیں لکھی ہیں ایک دیانند کے جواب میں جو کہ چار ہزار صفحوں کی ہے اور دوسری دہرمپال کے جواب میں جو کہ سولہ سو صفحوں کی ہے۔ ہر دو کتابوں میں سے سردست چالیس ۴۰ چالیس ۴۰ صفحے شائع کئے گئی ہیں جن پر ہر فرقہ کے اہل اسلام نے تصدیق کی ہے اگرچہ اہل اسلام آریوں کے ردمیں کتابیں لکھی ہیں مگر چونکہ وہ صاحبان وید دان کو پہچے ہوئے ہیں اس واسطے ان کے جواب آریوں کو عموماً پسند نہیں آتے مگر میں نے ہر ایک بات وید سے نکالکر دکھائی ہیں یہ تصانیف تو میں نے کی ہیں لیکن اس قدر وسیع کتابیں ۵۶۰۰ صفحوں کی بندہ اکیلا نہیں چھپا سکتا اسواسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ یہ کتاب ماہ بماہ ایک صد ورق چھپوائی جاوے اور ساتھ ساتھ شائع ہوتی رہے قیمت ماہواری ۸ر فی کتاب ہوگی اور اس طرح ۲۸ ماہ میں ہر دو کتابیں چھپکر شائع ہو جاوینگی چونکہ آریوں کی شوخی اور گستاخی بہت بڑھتی جاتی ہے اس واسطے مسلمانوں کو چاہیئے کہ جلد اس طرف توجہ کریں اور اپنے اسمائے گرامی بہت جلد خریداران کتاب میں درج کرنیکے واسطے بندہ کے پاس لکھکر بھیجدیں اور نیز اشاعت کتاب میں مدد دینے کیواسطے اپنے اپنے شہروں میں پیشگی چندہ جمع کر کے ارسال فرماویں۔ المشتہر خادم قرآن کا خادم نند کشور ساکن محمد پور دیوبل پرگنہ منڈاور ضلع بجنور صوبہ آگرہ واودھ

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہمارے ایک عزیز جوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرماویں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر۔

۱۵۳ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اعلیٰ درجہ کے مخلصین سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور علیٰ تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے۔ اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار روں مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

۱۵۴ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

مباحثات نور الدین یہ کتاب اسم بامسمیٰ زیر طبع ہے جو صاحب موصوف کی زبردست تقریروں اور مباحثات پر مشتمل ہے جو انہیں بادشاہی درباروں میں لیکچر گاہوں میں مخالفین اسلام (آریہ عیسائی وغیرہ) سے کرنے پڑے۔ قیمت قریباً عہ ہوگی پیشگی قیمت ارسال کرنیوالوں کو محصولڈاک معاف۔

سچے مذہب کی شناخت (مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان) تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام ۱ر
عیسائی مذہب کی حقیقت ۱ر سکھ نو مسلم کا لیکچر ۱ر
انگریزی ترجمہ برائے مڈل وانٹرنس جس میں مضمون اور مضامین جال وغیرہ جملہ قواعد اردو گرامر کے طرز پر طیار ہوا ہے اس رسالہ کی مدد سے بعضوں نے ایک سال میں دو جماعتوں کا کام کر لیا۔ ۵ر
المشتہر۔ ماسٹر عبد الرحمان از قادیان